THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, December 17, 2018
(285th Session)
Volume XIV, No.02
(No. 01-07)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume XIV SP.XIV(02)/2018
No.02 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Fateh 2
3. Condolence Resolution moved by Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the House on the sad demise of Senator Sardar Muhammad Azam Khan Musakhel 2
4. Discussion on the Condolence Resolution 3
   - Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Leader of the Opposition 3
   - Senator Hasil Khan Bezinjo 4
   - Senator Mushahid Ullah Khan 5
   - Senator Mian Raza Rabbani 5
   - Senator Muhammad Azam Khan Swati 6
   - Senator Anwar ul Haq Kakar 6
   - Senator Sitara Ayaz 7
   - Senator Muhammad Tahir Bizinjo 8
   - Senator Chaudhary Tanvir Khan 8
   - Senator Mir Kabeer Ahmed Muhammad Shahi 9
5. Motion under Rule 263 moved by Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the House regarding dispensation of Rule 41 for Question Hour to be held on the next day. 11
6. Further discussion on the Condolence Resolution 12
   - Senator Muhammad Javed Abbasi 12
   - Senator Nighat Mirza 14
   - Senator Mushtaq Ahmed 15
   - Senator Keeshoo Bai 17
   - Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh 17
   - Senator Muhammad Talha Mehmood 18
   - Senator Kalsoom Perveen 19
   - Senator Abdul Rehman Malik 21
   - Senator Lt. Gen. (R) Salahuddin Tirmizi 22
   - Senator Samina Saeed 23
   - Senator Sana Jamali 24
   - Senator Brig. (R) John Kenneth Williams 25
   - Senator Naseebullah Bazai 25
   - Senator Rubina Khalid 26
   - Senator Nuzhat Sadiq 27
   - Senator Waleed Iqbal 28
   - Senator Molvi Faiz Muhammad 29
   - Senator Aurangzeb Khan 30
   - Senator Syed Muhammad Sabir Shah 31

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Monday, December 17, 2018

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at two in the afternoon with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾

ترجمہ: ۔اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے بدلہ نہیں دے سکے گا اور نہ کوئی ایسا فرزند ہو گا جو اپنے والد کی طرف سے کچھ بھی بدلہ دینے والا ہو، بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے سو دنیا کی زندگی تمہیں ہر گز دھوکہ میں نہ ڈال دے اور نہ ہی فریب دینے والا (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ میں ڈال دے۔ بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، اور وہی بارش اتارتا ہے، اور جو کچھ رحموں میں ہے وہ جانتا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا

کہ وہ کل کیا (عمل) کمائے گا اور نہ کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ وہ کس سرزمین پر مرے گا بے شک اللہ خوب جاننے والا ہے، خبر رکھنے والا ہے۔ (یعنی علیم بالذات ہے اور خبیر للغیر ہے، اور از خود ہر شے کا علم رکھتا ہے اور جسے پسند فرمائے باخبر بھی کر دیتا ہے)۔

(سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ۔ آیت 33 تا 34)

Fateha

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ آج کا اجلاس میں انتہائی غم زدہ دل کے ساتھ شروع کر رہا ہوں۔ بروز ہفتہ ہم نے اپنے بہت ہی پیارے اور قریبی ساتھی سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل کو کھو دیا۔ بے شک یہ رضائے الٰہی ہے، تاہم یہ ایوان ہمیشہ ان کی کمی کو محسوس کرے گا اور ان کی وفات سے پیدا ہونے والا خلاء ہمیشہ بلوچستان کے عوام کے لیے ان کی موثر آواز کی یاد دلاتا رہے گا۔

پارلیمانی روایات کے مطابق سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل مرحوم کے لیے فاتحہ اور تعزیتی قرارداد pass کرنے کے بعد اگر کچھ ممبران ان کے بارے میں بات کرنا چاہیں تو کر سکیں گے۔ آج کوئی پارلیمانی بزنس نہیں لیا جائے گا۔ لہٰذا میں آج کا تمام agenda کل پر موخر کرتا ہوں۔ راجہ صاحب! فاتحہ کے لیے دعا کیجئے۔

(اس موقع پر ایوان میں فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سید شبلی فراز صاحب آپ resolution پیش کریں۔

Condolence Resolution moved by Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the House on the sad demise of Senator Sardar Muhammad Azam Khan Musakhel

سینیٹر سید شبلی فراز (قائد ایوان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ ایوان مورخہ 15 دسمبر 2018 کو سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل کی وفات پر انتہائی غم اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل نے اپنے علاقے کے عوام کی فلاح و بہبود میں بھرپور حصہ لیا۔ وہ عام انتخابات برائے 2002 میں بلوچستان کی صوبائی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ مارچ 2015 میں سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل صوبہ بلوچستان سے جنرل سیٹ پر بطور سینیٹر منتخب ہوئے اور بطور چیئرمین سینیٹ کمیٹی برائے قواعد ضابطہ کار و استحقاقات بھی اپنی خدمات سرانجام

دیں۔آپ سینیٹ کی قائمہ کمیٹیاں برائے کابینہ، سیکرٹیریٹ، بین الصوبائی رابطہ، پسماندہ علاقہ جات کے مسائل اور پٹرولیم کے رکن بھی رہے۔ مرحوم سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل نے نہ صرف ایوان بالا میں قانون سازی اور دیگر معاملات پر ہونے والے بحث ومباحثوں میں بھرپور حصہ لیا بلکہ معاشرے کے پسماندہ طبقات اور بالخصوص بلوچستان کے عوام کے مسائل پر ہمیشہ آواز بلند کرتے رہے۔

سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل نے قومی اور علاقائی معاملات پر سینیٹ میں قابل تعریف خدمات سرانجام دیں۔ ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گااور ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیاجائے گا۔ ہم غم کی اس گھڑی میں مرحوم کے اہل خانہ اور احباب کے ساتھ برابر کے شریک ہیں، ان کے اہل خانہ کے ساتھ تہہ دل سے نیک تمناؤں اور ہمدردی کااظہار کرتے ہیں۔ ہم اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاگو ہیں کہ اللہ پاک مرحوم کی مغفرت کے ساتھ ان کی روح کو اطمینان اور سکون بخشے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ (آمین)۔

اس قرارداد کی ایک نقل مرحوم کے اہل خانہ کو ارسال کی جائے۔

Mr. Chairman: Thank you. I now put the resolution before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The resolution is passed unanimously.

جی قائد حزب اختلاف صاحب! آپ بات کریں۔

Discussion on the Condolence Resolution

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Leader of the Opposition

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق (قائد حزب اختلاف): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں نہ صرف اس passشدہ قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں بلکہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ یہاں پر موجود تھے، یہ دو تین دن کی بات ہے کہ اس دوران ہمیں پتا چلا کہ ان کا آغا خان ہسپتال کراچی میں operationہوا ہے۔ ان کا operation ٹھیک ہو گیا لیکن ان کے lungsمیں کوئی liquidسا جمع ہو گیا جس کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی۔ میں نے کوشش کی اور ان کے صاحبزادے سے بات بھی کی تھی اوران سے تعزیت بھی کی تھی۔ ہم ایسے محسوس کرتے ہیں کہ وہ قومی معاملات

کے بارے میں ایک بڑی زور دار آواز تھے لیکن بلوچستان کے حقوق، وہاں کے لوگوں کی employment, وہاں کے اثاثوں کو preserve کرنے کے لیے ہمیشہ سرگرم رہتے تھے اور بڑی موثر آواز سے ان کے حق میں بات بھی کیا کرتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان میں یہ ایک بڑی اعلیٰ صفت تھی کہ he was not minced with the matters, he, was very open and he was very effective defender of rights of Balochistan and other smaller provinces. ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب! مجھے آپ کے ذریعے سے معلوم ہوا تھا کہ ان کی میت اور ان کے ساتھ جو 25 and 30 لوگ کراچی میں تھے، آپ نے ان کو کوئٹہ بھیجنے کے لیے سرکاری ذرائع کا اہتمام کیا اور ان کو وہاں پر پہنچایا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا یہ اچھا gesture تھا۔ آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر حاصل خان بزنجو صاحب۔

Senator Hasil Khan Bezinjo

سینیٹر حاصل خان بزنجو: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ ہمارے لیے آج کا دن ایک رنج و غم کا دن ہے۔ مجھے سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل صاحب کا معلوم ہوا تو I was shocked کیونکہ ان کو کوئی اتنی بڑی بیماری نہیں تھی اور ہم نے مذاق میں کہا کہ ان کا liver خراب ہو گیا ہے تو کہا گیا کہ ان کا liver خراب ہونے سے کوئی تعلق نہیں بنتا تو ان کا liver کیوں خراب ہو گا، مگر ان کی اچانک موت ہوئی۔ سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل کی جو political commitment تھی، ان کی اپنے عوام، اپنی پارٹی اور اپنی ideology کے ساتھ سیاسی وابستگی تھی، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اب اس قسم کے اور اعظم خان نہیں ملیں گے۔ میں کم از کم بلوچستان کی بات کرتا ہوں اور خاص کر یہ واقعہ پختون خواہ ملی عوامی پارٹی کے لیے بہت بڑا صدمہ ہے اور سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل political ساتھی ان سے الگ ہو گیا۔ ان کی باتیں کچھ لوگ سینیٹ میں پسند کرتے تھے اور کچھ لوگ پسند نہیں بھی کرتے تھے، کچھ سمجھتے تھے اور کچھ نہیں سمجھتے تھے لیکن وہ جس معاملے پر بولتے تھے تو اس میں بہت زیادہ clear ہوتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی کوئی بڑی age نہیں تھی، ان کا اس age میں جانا، اس پورے سیاسی طبقے کے لیے ایک بڑا نقصان ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کو جنت نصیب کرے۔ آپ کی بہت مہربانی۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ سینیٹر مشاہد اللہ خان صاحب۔

Senator Mushahid Ullah Khan

سینیٹر مشاہد اللہ خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔آج کا دن بڑا اداس ہے، ہمارے ساتھی اعظم خان موسیٰ خیل صاحب یہاں بیٹھے ہوتے تھے،آج ہمارے ساتھ نہیں ہیں اور بڑے باغ و بہار شخصیت کے حامل تھے۔ وہ شرارتیں بھی کرتے تھے، جیسے حاصل خان بزنجو صاحب نے کہا اور یہ بات چیت کا سلسلہ ہوتا ہے لیکن کچھ لوگ ہوتے ہیں جن کی موجودگی سے ایک بڑا اچھا تاثر ابھرتا ہے، اس طرح کی وہ شخصیت تھے۔اپنے موقف پر ایمان کی حد تک یقین رکھتے تھے اور عمومی طور پر قومی معاملات میں اور خصوصی طور پر بلوچستان کے لیے ایک زبردست آواز تھے جو آواز خاموش ہو گئی ہے۔ اللہ ان کو غریق رحمت کرے،ان کے تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ وہ اپنی پارٹی کے لیے خاص طور پر بڑا سرمایہ تھے، جس طرح سے وہ ایوان میں ہر issue پر اپنی پارٹی کا موقف زوردار طریقے سے پیش کرتے تھے۔وہ باقی لوگوں کے لیے سبق آموز ہے اور کبھی وہ پیچھے نہیں ہٹے۔ان کے تعلقات لوگوں کے ساتھ بڑے اچھے تھے، تمام باتیں اپنی جگہ پر تھیں لیکن ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں، آپ جن سے ملتے ہی ہنسنا شروع کر دیں۔آج نہ کوئی شرارت کرنے والا ہے ،نہ ہنسنے والا ہے نہ ہنسانے والا ہے، بہر حال یہ بہت ہی افسوسناک واقعہ ہے۔

جناب! میں آج ہی London سے آیا ہوں، مجھے کل وہاں پر اطلاع ملی تھی ، میں نے بہت کوشش کی لیکن کسی سے رابطہ نہیں ہو سکا، پتا لگ گیا تھا کہ وہ کراچی میں ہسپتال میں تھے،ان کا operation ہوا تھا لیکن کیا ہوا کیا نہیں ہوا بس جب وقت آ جائے۔ مجھے معلوم ہے کہ ان کی ایک طویل جدوجہد ہے اور اسی جدوجہد میں ،

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یوں ہے کہ حق ادا نہ ہوا

آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! یقینی طور پر آج ایک نہایت ہی افسوسناک دن ہے ۔ میں سمجھتا ہوں نہ صرف سینیٹ بلکہ پاکستان کی ترقی پسند سوچ رکھنے والی قوتوں سے ایک مخلص سیاسی کارکن جدا ہوا ہے۔ مجھے سردار صاحب کے ساتھ کام کرنے کا اتفاق دو حیثیتوں میں ہوا، ایک

floor پر اور دوسرا as Chairman Senate ہوا۔ میں جب floor پر ان کے ساتھ تھا پھر میری elevation ہوئی تو میں سردار صاحب کے ساتھ deal کرنے سے کافی خائف تھا لیکن انہوں نے جس محبت اور عزت کا مظاہرہ کیا، وہ یقینی طور پر میری یادوں کا ایک سرمایہ ہے، میں جسے کبھی بھلا نہیں سکوں گا۔

جناب! انہوں نے بڑی بے باکی، کھلے دل اور بڑی clarity سے اپنی سیاسی زندگی گزاری اور ایک مخلص اور ایک honest زندگی گزاری۔ ان کا جو سیاسی فلسفہ تھا، بالخصوص جو بلوچستان کے حوالے سے تھا اور پورے ملک کے حوالے سے تھا تو انہوں نے کبھی floor پر یا floor کے باہر اپنے الفاظ کو mince نہیں کیا۔ And he was very clear کہ ان کے جو مشاہدات تھے، وہ ان کے بارے میں بڑے واضح اور واشگاف الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے تھے۔ یقینی طور پر بلوچستان کے عوام سے ایک نہایت ہی نڈر اور مخلص سیاسی کارکن جدا ہوا ہے۔ ہم سب یقینی طور پر ان کی کمی محسوس کریں گے۔ آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اعظم خان سواتی صاحب۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم سب اللہ کی ملکیت ہیں، اس کی طرف سے جب بلاوا آتا ہے تو ہمیں سرنگوں کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح جناب سردار صاحب سے میری دیرینہ رفاقت ہے اپوزیشن میں رہ کر بھی اور اب بھی جب وہ ہمارے دائیں جانب بیٹھتے تھے انتہائی خلوص اور پیار کا رشتہ تھا۔ وہ ہال کے اندر سختی کے ساتھ بات کرتے تھے لیکن باہر وہ بہت محبت سے ملتے اور ہمارا دوستانہ تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اس سلسلے میں آپ کی کاوش ہمارے لیے انتہائی قابل فخر بات ہے کہ ان مشکل حالات میں ان کے خاندان کو وہاں تک پہنچانا، یہ قابل قدر بات ہے۔ بہت شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: سینیٹر انوار الحق کاکڑ۔

Senator Anwar ul Haq Kakar

سینیٹر انوار الحق کاکڑ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بڑے افسردہ دل کے ساتھ سینیٹر اعظم خان موسیٰ خیل صاحب کی رحلت کی خبر پہنچی۔ اس

میں کوئی شک نہیں کہ جس طرح ایوان کے باقی دوستوں نے ان کی سیاسی وابستگی، ان کے ذاتی کردار کے حوالے سے بات کی۔ وہ ایک گوناں گوں شخصیت کے مالک تھے، انہوں نے ایوان کے اندر اور باہر بھی دوستانہ انداز میں لوگوں کے ساتھ اپنے روابط رکھے۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جب انسان اس جہاں سے رخصت ہو تو اس کی خوبیاں بیان کرو تو سردار اعظم صاحب میں کئی خوبیوں کے ساتھ ایک خوبی یہ بھی تھی کہ وہ اپنے علاقے کی ایک موثر آواز تھے۔اور ساتھ ہی پاکستان کے دوسرے علاقوں کے لیے بھی بہت ہی دوستانہ انداز میں بات کرتے تھے۔انہوں نے اپنا وقت ایوان میں بھی گزارا۔ ایوان کے باہر ان کی ایک قبائلی زندگی تھی اس میں بھی ان کا ایک نمایاں نام ہے۔ میں یہ بھی ضرور کہنا چاہوں گا کہ ہر موت ایک نصیحت بھی ہے اور جو موت نصیحت بنتی ہے، عبرت نہیں بنتی وہ خوش قسمت ہوتے ہیں۔ سردار اعظم خان صاحب کی موت کو بھی میں ایک نصیحت کے طور پر لیتا ہوں کہ اس جہان فانی کی کمی اور جو اس کی حقیقت ہے وہ اسے آشکارہ کرتی ہے۔ (عربی) اس فانی دنیا کا تذکرہ جب بھی ہوا ہے تو موت میں اس کا reminder آتا ہے۔ اس کی انسان کو بار بار یہ تلقین کی جاتی ہے کہ وہ اس فانی دنیا کے جو فیصلے اور choices ہیں وہ اس دن کو مد نظر رکھے جب وہ بڑا دن اس کے سامنے آنے والا ہے۔اس دعا کے ساتھ کہ اللہ پاک انہیں غریق رحمت فرمائیں اور ہم سب کو ان کی موت سے اس نصیحت کا سبق عطا فرمائے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ستارہ ایاز۔

Senator Sitara Ayaz

سینیٹر ستارہ ایاز: شکریہ، جناب چیئرمین! آج ہمارے لیے بہت افسوس ناک دن ہے، آج ہمارے ایک colleague Senator ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔ وہ سینیٹر جو بہت vocal تھے، وہ ہمیشہ اپنی بات کرتے تھے۔ انہوں نے ہمیشہ بلوچستان کے لیے بات کی، وہ بلوچستان کی آواز تھے۔ وہ کسی سے کبھی ڈرتے نہیں تھے اور ہمیشہ انہوں نے اپنی بات صحیح طریقے سے یہاں پر کی۔ میں نے ان سے پہلی ملاقات میں اردو میں بات کی، جس پر انہوں نے مجھے ڈانٹ کر کہا کہ میرے ساتھ پشتو بولو، میں پٹھان ہوں، مجھ سے اردو میں بات نہ کرو۔ اس کے بعد throughout مجھے وہ بات یاد دلاتے رہتے تھے کہ تم نے مجھ سے اردو میں کیوں بات کی۔ اس ایوان میں جب بھی کورم کی نشان دہی ہوتی تھی تو وہ کہتے تھے کہ آپ سب نکلو، میں کورم کی نشان دہی کروں گا، ان کی اس بات کو ہم

بہت enjoy کرتے تھے۔ وہ بہت زندہ دل اور ملنسار انسان تھے۔I think, all of us جتنے بھی سینیٹ میں لوگ ہیں we are going to miss him. اللہ تعالیٰ انہیں جنت نصیب کرے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر محمد طاہر بزنجو۔

Senator Muhammad Tahir Bizinjo

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: شکریہ، جناب چیئرمین! سردار صاحب میرے نزدیک ایک کٹر قوم پرست اور جمہوریت پسند سیاسی رہنما تھے۔ وہ زندگی بھر کمزور طبقات، پسماندہ صوبوں اور مظلوم اقوام کے حقوق کے لیے آواز بلند کرتے رہے۔آپ آئین اور پارلیمنٹ کی بالادستی پر پختہ یقین رکھتے تھے۔ آپ اٹھارھویں ترمیم کے بہت بڑے حامی تھے اور ہم سب کی طرح یہ سمجھتے تھے کہ اختیارات اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کرکے ملک میں قومی اتحاد اور قومی یکجہتی کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔بطور سینیٹر آپ بلوچستان کی بھرپور نمائندگی کرتے رہے اور بلوچستان کے حوالے سے آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر چوہدری تنویر خان۔

Senator Chaudhary Tanvir Khan

سینیٹر چوہدری تنویر خان: شکریہ، جناب چیئرمین! آج سردار اعظم خان موسیٰ خیل کی یاد بہت شدت سے ہمیں ستارہی ہے۔اس موقع پر مجھے ایک شعر یاد آرہا ہے:

تھا تیرے دم سے جہاں میں نیمالے آرزو
کیا چلی بادخزاں کہ گلشن کو ویراں کر دیا

جناب چیئرمین! اعظم خان موسیٰ خیل ایک نہایت ہی مخلص اور ایمان دار شخص تھے۔ وہ اس ایوان کے تقدس کو سامنے رکھتے ہوئے اس ایوان میں اپنی پوری input دیا کرتے تھے۔ اس معاشرے میں بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا inside and outside صاف ستھرا اور اجلا ہوتا ہے، سردار صاحب ان لوگوں میں شامل تھے۔ میں بھی ان کے بارے میں یہ کہوں گا کہ کچھ لوگ ہوتے ہیں کہ جن کے چلے جانے سے ان کے خاندان کو تکلیف ہوتی ہے اور فرق پڑتا ہے، کچھ لوگ ہوتے ہیں جن کے چلے جانے سے علاقے کے اندر فرق پڑتا ہے لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب وہ دنیا سے جاتے ہیں تو بہت سے لوگوں کو یتیم اور بے سہارا کرکے جاتے ہیں۔ کیونکہ سردار

صاحب میرے پڑوس میں بیٹھتے تھے تو میں اکثر دیکھتا تھا کہ وہ اپنی community اور اپنے قبیلے کے لیے ہمیشہ بڑی طاقتور آواز بن کر ابھرتے تھے، چاہے ان کے ذاتی مسائل ہوں یا قومی سطح کے مسائل ہوں وہ ہمیشہ اپنا بھرپور کردار ادا کرتے تھے۔ آج میں ان کی کمی اس ایوان میں بہت شدت سے محسوس کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: آمین۔ سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی۔

Senator Mir Kabeer Ahmed Muhammad Shahi

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جناب میری اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ انہیں جنت میں جگہ دے اور ان کی قبر کو نور سے بھر دے۔ آج یقیناً اداس دن ہے اور خصوصاً میں اپنے حوالے سے یہ کہوں گا کیونکہ میرے ساتھ سردار صاحب کا بہت نزدیکی تعلق اور دوستی کا رشتہ تھا۔ میں اپنے حوالے سے کہوں گا کہ میں انتہائی عظیم دوست سے محروم ہوگیا ہوں۔

جناب چیئرمین! موت تو برحق ہے، قل نفس ذائقۃالموت۔ بہت سے لوگ جب اس دنیا سے جاتے ہیں تو ان کے جانے کی تکلیف صرف ان کے خاندان تک ہوتی ہے اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی موت سے اس شہر یا اس گاؤں کو تکلیف اور نقصان ہوتا ہے۔ بہت سے لوگوں کی موت سے ایک علاقے کو تکلیف ہوتی ہے اور بہت سے لوگوں کی موت سے ملک کو تکلیف اور نقصان ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سردار صاحب کی موت بھی یقیناً ملکی نقصان ہے۔ خصوصاً جہاں تک پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کا تعلق ہے، پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کا ایک عظیم، ایماندار اور committed worker ان سے چلا گیا۔ سردار صاحب نہ صرف پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کی بلکہ محکوم قوموں کے ان طبقات کی جو پسے ہوئے اور بدحال تھے، ایک پرزور اور زوردار آواز تھے۔

جناب چیئرمین! 2002 میں جب وہ بلوچستان اسمبلی کے ممبر رہے، ان کا کردار وہاں بھی روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ ان کی party line, party commitment پارٹی کے ساتھ زبان، اپنے علاقے کے ساتھ ان کی commitment روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ یہاں سینیٹ میں ہمارے ساتھ ان کا جو چار سالوں کا تعلق اور دوستی رہی، یہ ہمارے سب دوستوں اور

colleagues کے سامنے ہے۔ وہ اپنے موقف پر hundred per cent clear تھے اور اپنی بات کو ببانگِ دہل کہتے تھے۔ ان کو کسی قسم کا کوئی political خوف نہیں تھا اور نہ ہی ان پر کسی pressure کا اثر تھا۔ کسی بھی خوف کے بغیر وہ اپنی اور اپنے علاقے کے لوگوں کی بات کو اس floor پر رکھتے تھے۔ آج یہ ایوان اس آواز سے محروم ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں زیادہ وقت نہیں لوں گا، صرف دو واقعات بیان کروں گا کیونکہ میرا سردار صاحب کے ساتھ بہت نزدیک اور دوستی کا رشتہ رہا۔ جب ہم سینیٹ میں آئے، یقیناً بلوچستان کے حوالے سے ہمارے درمیان کچھ مشکلات اور اختلافات رہے ہیں۔ ہم یہاں پر جب کسی بھی issue پر بولتے تھے تو سردار صاحب اس کے against بولتے تھے۔ یقیناً بلوچستان کے معاملات کچھ ایسے تھے کہ ہمیں اپنے لوگوں کے مفادات کے حوالے سے بولنا تھا جبکہ سردار صاحب کو اپنی party line اور اپنے لوگوں کے حوالے سے بولنا تھا تو اس پر اختلاف پیدا ہوتا تھا۔ ایک دن جب ہم یہاں سے نکلے تو وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کہنے لگے کہ میر دیکھیں! ہم اور آپ کی مصیبت اور مشکل یہی ہے کہ آپ میری زبان نہیں بول سکتے اور میں آپ کی نہیں بول سکتا لیکن ایک وعدہ کرتے ہیں۔ یہ پہلے سال کی بات ہے جب ہم 2015 میں آئے تھے، انہوں نے مجھے پہلی مرتبہ کہا کہ میر دیکھو! ایک زبان ہم کریں گے کہ ہم اس ہال میں جو بھی بولیں گے لیکن جب ہم سینیٹ ہال سے نکلیں گے تو ہم بھائی ہوں گے، ادھر ہمارا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ سردار صاحب! میری آپ کے ساتھ یہ commitment اور زبان ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر سردار صاحب ایک بات کرتے تھے جسے میں کئی مرتبہ اٹھ کر oppose کر چکا ہوں۔ جب محترم میاں رضا ربانی صاحب، چیئرمین سینیٹ ہوا کرتے تھے، اس وقت بھی اور آپ کے دور میں بھی، جب وہ یہاں پر پشتون بلوچ صوبہ کی بات کرتے تھے۔ اس پر میں اسی ایوان میں دو یا تین مرتبہ resist کر چکا تھا۔ یہ بات on the record موجود ہے کہ اس ایوان میں، میں نے ان سے اختلاف کیا۔ ابھی کوئی پندرہ سولہ دن پہلے کی بات ہے، میں، وہ اور عثمان خان ایک جگہ ایک فنکشن میں اکٹھے تھے۔ وہ مجھ سے کہنے لگے کہ میر دیکھو! میں نے آج ایک فیصلہ کر لیا ہے۔ میں نے پوچھا کیا فیصلہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے فیصلہ کر لیا کہ چونکہ بلوچ بھی محکوم اور مظلوم ہیں، پشتون بھی محکوم اور مظلوم ہیں اور میں جب سینیٹ میں پشتون بلوچ صوبہ کی

بات کرتا ہوں تو آپ ناراض ہوتے ہو، میں نے آج سے اپنا پشتون بلوچ صوبہ کہنا ختم کر دیا، آئندہ میں بلوچستان پر بولوں گا۔ انہوں نے جب کوئی پندرہ سولہ دن پہلے مجھ سے یہ بات کی تو عثمان خان کو شرارت سوجھی یا پھر انہوں نے مذاق کے طور پر کہا کہ سردار آپ اور میر کبیر کے درمیان اتنا بڑا اختلاف تھا، یہ کیسے ختم ہو سکتا ہے؟ نہیں نہیں، اس طرح کیسے ختم ہوگا؟ میں نے کہا کہ عثمان خان! آپ شرارت نہ کریں، مہربانی کریں۔ میں آپ کے لیے دعوت کروں گا اور سردار صاحب بھی دعوت کریں گے، آپ مہربانی کرکے ہمارے درمیان گڑبڑ نہ کریں۔ اس پر سردار صاحب بولے کہ پھر ایک شرط ہوگی کہ پہلی دعوت میری طرف سے ہوگی۔ میں نے کہا کہ ٹھیک ہے سردار صاحب مان گئے کہ آپ نے جو الفاظ واپس لیے، اس پر ہم آپ کی دعوت ضرور کھائیں گے۔ یہ بات میں just in a lighter mood کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین! آج یہ ایوان ایک زوردار آواز سے محروم ہوگیا ہے۔ بلوچستان کے محکوم، مظلوم اور بے سہارا لوگوں کے لیے جو آواز اٹھاتا تھا، آج ہم اس سے محروم ہوگئے ہیں۔ آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ پاک انہیں جنت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ شکریہ جنابِ چیئرمین۔

جناب چیئرمین: لیڈر آف دی ہاؤس! آپ کوئی motion move کرنا چاہتے ہیں؟ جی کرلیں۔

Motion under Rule 263 moved by Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the House regarding dispensation of Rule 41 for Question Hour to be held on the next day.

Senator Syed Shibli Faraz (Leader of the House): I beg to move under Rule 263 of Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirements of Rule 41 of the said rules regarding question hour be dispensed with for tomorrow i.e. 18th December, 2018 in order to take up the Private Members' Business.

Mr. Chairman: I put this motion to the House.

(The motion was carried)

جناب چیئرمین: سینیٹر جاوید عباسی صاحب۔

Further discussion on the Condolence Resolution

Senator Muhammad Javed Abbasi

سینیٹر محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آج میری دعا ہے کہ سردار موسیٰ خیل صاحب کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ دے، ان کے لیے آسانیاں پیدا کرے۔ میری ان کے خاندان سے پوری ہمدردی ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان کو، ان کی جماعت کو، ان کے ووٹرز کو اور ان کے حلقے کے لوگوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جناب چیئرمین! آج ہم ایک اچھے دوست سے، ایک اچھے colleague سے، ایک شفیق ساتھی سے، ایک مدبر سے اور ایک اچھے سیاستدان سے محروم ہو چکے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ loss صرف اس حلقے کے لوگوں کا نہیں ہوا بلکہ آج پورا صوبہ بلوچستان ایک بڑی جاندار آواز سے محروم ہو گیا ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے صوبے کی بات کرتے تھے، غریبوں کی بات کرتے تھے، اپنے صوبے کے حقوق کے لیے اس ایوان میں ہمیشہ سراپا احتجاج رہے ہیں۔ انہوں نے ایسا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا جب صوبہ بلوچستان کے لیے آواز نہ اٹھائی ہو۔ آج مجھے ایسا لگتا ہے کہ ان کے جانے سے جو خلا پیدا ہوا ہے، اسے پُر کرنے میں بہت وقت لگے گا۔ دنیا میں ہر کسی کو ایک نہ ایک دن جانا ہے۔ وہ ایک اچھی خدمت کرکے اور اچھی یادیں چھوڑ کر آج اس دنیائے فانی سے چلے گئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے وہاں رحمتیں نازل کرے گا اور ان کے لیے وہاں بڑی آسانیاں پیدا کرے گا۔

سردار موسیٰ خیل صاحب کی ساری زندگی جمہوریت کی جدوجہد کے گرد گھومتی ہے۔ وہ ایک ایسے آزاد منش آدمی تھے جو آئین کی پاسداری، آئین کی بالادستی اور جمہوری اداروں کے استحکام کے لیے کوشاں رہے۔ انہوں نے ہمیشہ جمہوریت کے لیے بات کی، اس ایوان میں بھی، اس سے پہلے جب وہ صوبائی اسمبلی کے ممبر تھے اور اس سے پہلے اپنی پارٹی کے اندر بھی۔ یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں، یہ ایسے لیڈر ہوتے ہیں جو کسی ایک جماعت کا نہیں بلکہ پاکستان کا asset ہوتے ہیں۔ یہ لوگ پاکستان کی بات کرتے ہیں اور جمہوری اداروں کی بات کرتے ہیں۔ جہاں یہ جمہوریت کا سفر پاکستان میں تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے، وہاں سردار صاحب کی خدمات کو بھی ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

ہم جناب رضا ربانی صاحب کی قیادت میں Jordan ایک visit پر گئے۔ سردار صاحب نے کہا کہ یہ میرا سینیٹ کی طرف سے پہلا visit تھا۔ آدمی جب سفر پر جاتا ہے تو بڑی قربت ملتی ہے، ایک دوسرے کا بہت ساتھ رہتا ہے۔ میں نے انہیں ایک بہت ہی شفیق ساتھی پایا، سب کا خیال رکھنے والا پایا۔ ہمارا سفر بہت یادگار رہا۔ ہر چیز میں انہوں نے بہت دلچسپی لی۔ ہمارا آخری سفر کچھ ہی دن پہلے تھا جب APA کی کانفرنس ختم ہوئی تو ہم ایک ہی جہاز میں کوئٹہ سے واپس آرہے تھے۔ اس میں ہمارے بہت سارے ساتھی موجود تھے۔ ایک وقت ایسا آیا کہ سردار صاحب اٹھ کر پیچھے چلے گئے جہاں ہمارے باقی لوگ بیٹھے ہوئے تھے جن میں کچھ سینیٹ سیکرٹریٹ کے ساتھی تھے، کچھ اور لوگ بھی بیٹھے تھے۔ وہ ان کے پاس چلے گئے۔ جب وہ واپس آئے تو میں نے پوچھا کہ سردار صاحب! آپ کہاں چلے گئے تھے؟ انہوں نے کہا کہ جتنا وقت آپ کے لیے تھا، اتنا وقت اُن کے لیے بھی تھا۔ میں ان کے پاس بھی گیا ہوں اور ان کے پاس بھی بیٹھا ہوں۔ یہ ایسے رویے ہوتے ہیں جو بہت کم نظر آتے ہیں۔ سردار صاحب نے کہا کہ میں ان کے پاس بیٹھا رہا اور ان سے باتیں کیں۔

سردار صاحب کو ہم نے ایک اچھا دوست پایا ہے۔ ہماری یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان کے لیے اور ان کے لیے آسانیاں پیدا کرے۔ یہاں سینیٹ آف پاکستان کی ایک روایت رہی ہے، جب بھی آپ ان کے لیے full reference بلائیں تو ان کے خاندان کے لوگ یہاں ضرور آئیں۔ سردار صاحب کی فیملی کے کچھ لوگ یہاں آکر بیٹھیں اور پھر ہم ان کی زندگی پر detail سے بات کریں۔ چونکہ یہاں آج پہلا دن تھا اور یہ بھی ایک اچھی روایت ہے۔ میں آپ کا اس لیے بھی شکر گزار ہوں کہ آپ فوری طور پر available ہوئے ہیں اور ان کے جنازے، ان کی dead body کے ساتھ جو لوگ گئے، ان کے لیے آپ نے اور سینیٹ سیکرٹریٹ نے جو بندوبست کیا، آپ خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ ہم سب کی خواہش تھی، وقت کی کمی تھی ورنہ ہماری خواہش تھی کہ ہم ان کے گاؤں پہنچتے اور ان کے جنازے میں شریک ہوتے۔ اسی رات میں نے خود عثمان کاکڑ صاحب سے بات کی لیکن انہوں نے کہا کہ کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا کہ آپ یہاں پہنچ سکیں۔ لہٰذا، ہم ان کا آخری دیدار کرنے سے محروم رہ گئے، ان کے جنازے میں شامل ہونے سے محروم رہ گئے لیکن جو آپ نے اور سینیٹ سیکرٹریٹ نے کیا، اس کے لیے میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ میں گزارش کروں گا کہ ان

کے reference میں ان کے خاندان کے لوگ ایک دن ضرور آئیں تاکہ ہم ان کے سامنے بھی سردار صاحب کی زندگی پر بات کریں۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: جی ان شاءاللہ۔ سینیٹر نگہت مرزا۔

Senator Nighat Mirza

سینیٹر نگہت مرزا: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مجھے ہفتے کے دن جب اس بات کا علم ہوا کہ سردار اعظم خان موسیٰ خیل کی death ہو گئی ہے تو میں نے بڑی کوشش کی اس بات کی کہ کسی صورت میں ان کی dead body کے پاس پہنچ سکوں لیکن پتا چلا کہ دو بجے ان کی میت کو روانہ کر دیا گیا ہے۔ سردار صاحب کو اگر سینیٹ میں دیکھا جائے تو ان کا تند و تیز لہجہ اور جارحانہ انداز کبھی کسی کو یہ سوچنے اور ماننے پر مجبور نہیں کر سکتا تھا کہ کیونکہ وہ ایک بہت ہی سادہ مزاج اور پرخلوص شخص ہیں۔ وہ عہدوں اور مرتبوں کا خیال رکھنے والے اور اپنے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے لوگوں کا بہت لحاظ کرتے تھے۔ ایک دن یہاں کسی مظلوم طبقے کے بارے میں کافی بحث ہو رہی تھی، میں نے اس پر کافی رنج کا اظہار کیا تو اس دن سردار صاحب مجھے Lobby میں ملے تو میں نے ان سے کہا کہ سردار صاحب اگر اب آپ نے بلوچستان کی بات کی تو میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گی، ایک بلوچستان ہی ہے جس کے لیے آپ بولتے ہیں اور کوئی مظلوم اس قابل نہیں ہے کہ آپ اس کے لیے بولیں؟ آپ پر اب بولنے کی پابندی ہے، مجھ سے انہوں نے بڑی سادگی سے کہا کہ محترمہ میں کتنے دن نہ بولوں؟ میں نے ان سے فوراً کہا کہ نہیں، نہیں، میں آپ کو روکنے والی کون ہوں۔ ان کی سادگی اور تواضع والی یہ بات تھی۔

جیسے جاوید عباسی صاحب نے کہا کہ آدمی سفر میں کہیں جاتا ہے تو بات چیت زیادہ ہوتی ہے۔ میں نے بہت دیکھا کہ ان کے دل میں جو بھی ہوتا تھا وہ یہاں بلا لحاظ بولا کرتے تھے۔ جناب والا! بلوچستان ایک انتہائی عظیم شخصیت سے محروم ہو گیا ہے۔ ہم کچھ عرصہ پہلے آذربائیجان گئے اور آپ ہمارے ساتھ تھے، ہم سب بیٹھے بات کر رہے تھے، میں نے اشارے سے کہا کہ سردار صاحب آپ کیوں نہیں بول رہے تو انہوں نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر کہا کہ نہیں، میں نے کہا کیوں تو انہوں نے کہا کہ وہ کہیں گے بات کرو تو میں بات کروں گا۔ میں نے کہا واہ پھر سینیٹ میں بھی یہی ہوگا، ہم چیئرمین سے کہہ دیں گے کہ انہیں کہہ دیں گے یہ چپ کر کے بیٹھ جائیں تو آپ چپ کر کے بیٹھ جائیں گے۔

میں نے نماز کے لیے کسی کو اتنا بے قرار نہیں دیکھا، جب ہم سیمینار میں شرکت کے لیے گئے تو سردار صاحب نے کہا کہ شاید یہاں جائے نماز نہیں ملے گی تو میں کسی کونے میں فرش پر نماز پڑھ کے آجاتا ہوں، میں نے کہا کہ ابھی بہت وقت باقی ہے، وہ کہنے لگے کہ میں اول وقت میں نماز ادا کرنے کا خواہش مند رہتا ہوں۔ وہ سب لوگوں کے ساتھ بہت پیار و محبت کرتے تھے۔ ایوب آفریدی بھائی کے ساتھ بہت زیادہ ہنسی مذاق کرتے تھے، بعض مرتبہ میں سمجھتی تھی کہ شاید یہ ناراض ہو جائیں گے لیکن ناراض رہنا ان کی فطرت میں نہیں تھا۔ جب بھی بلوچستان کی بات ہوتی تھی تو وہ جس جوش، جذبے اور جلال کے ساتھ بات کرتے تھے، وہ ان کا حق تھا کیونکہ محرومیاں تو ہیں اور سب کو پتا ہے۔ بہرحال بہت دلی رنج اور افسوس کے ساتھ میں نے وہ دن گزارہ بلکہ آج بھی میرے دل میں ملال ہے۔ اگر میں انہیں اتنے قریب سے نہ دیکھتی تو شاید ان کے بارے میں کچھ کہہ بھی نہیں پاتی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے، انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے گھر والوں کو، ان کو جاننے والے تمام لوگوں اور ہم سب ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ صبر عطا فرمائے، آمین۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد۔

Senator Mushtaq Ahmed

سینیٹر مشتاق احمد: الحمد للہ رب العالمین، والعاقبۃ للمتقین، اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ۔ صدق اللہ العظیم۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے سینیٹر سردار اعظم خان موسیٰ خیل صاحب کے خاندان سے، ان کی پارٹی سے، ان کی پارٹی کی leadership محمود خان اچکزائی صاحب، پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی کی پوری قیادت اور کارکنان سے تعزیت کرتا ہوں۔ سردار موسیٰ خیل صاحب کی مغفرت اور ان کے لیے جنت الفردوس کی دعا کرتا ہوں۔ میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بہت بروقت ان کے خاندان کو غم اور تکلیف کی اس گھڑی میں سہولت پہنچائی، آپ نے اس پورے ایوان کی طرف سے حق ادا کیا، یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس ایوان اور اس ایوان کے ممبران کے ساتھ آپ کی محبت اور اخلاص ہے، میں اس پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! موت ایک ایسی چیز ہے جو ایک نصیحت ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ، ہر جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ سردار صاحب کی موت کا تو

ہمیں یقین ہی نہیں آ رہا، ابھی کل تک ہمارے ساتھ تھے، وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھے اور آج وہ اس دنیا میں نہیں ہیں۔ موت کا کوئی schedule نہیں ہے، کوئی calendar نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ موت ہر آدمی کو ہر جگہ آئے گی، (عربی) ترجمہ: تم موت سے چھپ نہیں سکتے، اگر تم ایک ایسے قلعے کے اندر ہو جس کی بڑی مضبوط دیواریں ہوں تب بھی موت تم تک پہنچے گی۔ اسی طرح قرآن میں ہے کہ (عربی) ترجمہ: جب وہ مقرر وقت آجاتا ہے تو نہ اس میں تاخیر ہوتی ہے اور نہ تقدیم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ وقت ان کے لیے مقرر کیا تھا، ہم ان کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں، ان کے خاندان سے تعزیت کرتے ہیں۔

جناب والا! جہاں تک سردار صاحب کی ذات اور شخصیت کا تعلق ہے، وہ 2002 سے لے کر 2008 تک بلوچستان کی صوبائی اسمبلی کے ممبر رہے اور 2015 سے وہ سینیٹ کے ممبر تھے۔ وہ پختونخوا ملی عوامی پارٹی کے سینیئر نائب صدر تھے۔ سچ بات یہ ہے کہ میں نے ان چند مہینوں میں اس ایوان میں انہیں جو دیکھا ہے، ان کی شخصیت خوبیوں اور عظمت کا ایک نمونہ تھی۔ ہمیں سینیٹ میں ان کے کردار میں جو چیز ملتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ جمہوریت اور civilian supremacy پر یقین رکھتے تھے اور اس کے لیے جدوجہد کرتے تھے۔ وہ بالکل کسی خوف کا شکار نہیں ہوتے تھے، انہیں جو بات ٹھیک لگتی تھی، اصولی لگتی تھی، ایوان میں بیان کر دیتے تھے۔ اقبال نے کہا ہے کہ؛

ہزار خوف ہوں لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی ازل سے رہا ہے قلندروں کا طریق

وہ سیاست کے قلندر تھے۔ ایک ایسے زمانے میں جب سیاست عبادت کی بجائے تجارت بن گئی، انہوں نے اصولوں کا پرچم اٹھائے رکھا، ایک ایسے زمانے میں جب سیاست اور جرائم کا آپس میں گٹھ جوڑ ہو چکا ہے، انہوں نے ہمیشہ امن اور جمہوریت کی جدوجہد پر یقین رکھا ہے۔ وہ پاکستان کے استحکام کے داعی تھے لیکن وہ پاکستان کی اکائیوں کی مضبوطی، پاکستان کی اکائیوں کے حقوق کی فراہمی اور پاکستان کی اکائیوں کے اپنے وسائل پر اختیار کے ذریعے پاکستان کے استحکام اور ترقی کے قائل تھے۔ میں اپنی بہن کی اس بات سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ وہ پانچ وقت کے نمازی تھے، میں Parliament Lodges میں انہیں دیکھتا تھا کہ وہ پہلی صف میں سب سے پہلے آ کر بیٹھ جاتے تھے۔ اللہ کے ساتھ لگاؤ، مسجد کے ساتھ ایک محبت، اللہ کے حضور حاضری کی جو فکر ہوتی ہے، یہ ایمان کی علامت ہے۔ وہ

ہمارے بڑے بھائی تھے، بڑے پیارے ساتھی تھے، بڑی خوبیوں کے مالک تھے، وہ اللہ کے پاس چلے گئے ہیں، ہم ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں، ان کے خاندان، ان کی پارٹی سے تعزیت کرتے ہیں، ان شاءاللہ جمہوریت اور پاکستان کے استحکام کا یہ mission ہم سب جاری رکھیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، سینیٹر کیشو بائی۔

Senator Keeshoo Bai

سینیٹر کیشو بائی: شکریہ، جناب چیئرمین! میں بہت دکھ اور غم کے ساتھ کہہ رہی ہوں کہ سینیٹر سردار اعظم صاحب ہم میں نہیں رہے۔ وہ ایک عوامی لیڈر تھے، سچے سیاستدان تھے۔ وہ ہمیشہ عوام کے مسائل پر بات کرتے تھے نہ صرف بلوچستان بلکہ پاکستان کے کسی بھی مسئلے پر ان کی آواز اٹھتی تھی، آج ہم دکھ کے ساتھ کہہ رہے ہیں کہ وہ آواز ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گئی ہے۔ ہم انہیں ہمیشہ یاد رکھیں گے، وہ ہمارے اچھے colleague and senior تھے، ہم نے ان سے کافی سیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے گھر والوں کو صبر عطا فرمائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، سینیٹر میاں عتیق شیخ۔

Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: شکریہ، جناب چیئرمین! ہم سب کے لیے آج کا دن نہایت ہی غمزدہ ہے، سارا ایوان اپنے ایک سینیٹر ساتھی کے غم سے نڈھال ہے۔ میں اس بات سے شروع کروں گا کہ وہ صرف نام کے ہی سردار نہیں تھے، وہ دل کے بھی سردار تھے، مجھے وہ وقت یاد آرہا ہے کہ جب میں نے کچھ sessions ان کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ کر گزارے اور میں نے ان سے ایک چیز سیکھی کہ وہ اجلاس کی کارروائی باقاعدہ note کیا کرتے تھے۔ ان کے پاس ایک box file تھی جس پر وہ ہاتھ سے لکھا کرتے تھے، ایک دن میں نے ان سے پوچھا کہ سردار صاحب یہ جو آپ لکھتے ہیں یہ تو مل بھی سکتا ہے اس کا کیا ہوگا؟ آج مجھے ان کی بات یاد آتی ہے، انہوں نے کہا تھا کہ جب میں دنیا میں نہیں ہوں گا تو یہ باتیں ثابت کریں گی کہ میں نے کیا کچھ کیا اور میری فیملی میں سے جو بعد میں آنے والے ہیں ان کے لیے یہ باتیں ایک مشعل راہ ہوں گی۔ وہ نہایت ہی سادہ لوح، سادہ طبیعت انسان تھے۔ معذرت کے ساتھ لیکن شاید میں بھی ان میں شامل ہوں لیکن ہم بعض اوقات ان کی باتوں کو سنجیدہ نہیں لیتے تھے مگر انہوں نے کبھی بھی کسی سے اس بات کا گلہ نہیں کیا اور وہ سب کی بات سن لیا کرتے تھے۔

جیسا کہ آج ہم سب مل کر ان کی اچھائیاں بیان کر رہے ہیں یہ بات اس بات کی یقین دہانی کراتی ہے اور ہم نے بزرگوں سے یہی سنا ہے کہ ان شا اللہ وہ ضرور اگلے جہان میں بھی اچھی جگہ پر ہوں گے۔اس کے لیے شاید انہوں نے تیاری کی اور بالخصوص میں یہ کہوں گا کہ وہ ایک لیڈر ہی نہیں تھے بلکہ وہ عام لوگوں کی آواز تھے۔ کئی مرتبہ میں انہیں کہتا تھا کہ آپ بلوچستان کی بات کرتے ہیں تو وہ جواب دیتے تھے کہ نہیں میں صرف بلوچستان یا وہاں کے غریب لوگوں کی بات نہیں کرتا، میں پورے پاکستان کے ہر اس مظلوم، محکوم کی آواز بننا چاہتا ہوں اور بنتا ہوں جو کسی بھی طرح مظلومیت میں ہو، جس کی ساتھ کوئی زیادتی ہو رہی ہو اور ہم نے اکثر دیکھا کہ وہ سینیٹر سروسز سنٹر میں بیٹھ کر اخبار پڑھا کرتے تھے اور دیکھتے تھے کہ اگر کوئی ایسی بات نکلے تو اسے point of public importanceپر یا کسی اور طرح سے بھی ایوان میں لایا کرتے تھے۔

جناب! میں آخر میں یہ کہوں گے کہ ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو، ان کے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور بالخصوص سردار صاحب کے درجات کو بلند فرمائے۔آمین!

جناب چیئرمین: آمین! سینیٹر طلحہ محمود۔

Senator Muhammad Talha Mehmood

سینیٹر محمد طلحہ محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی)۔ہر جاندار نے موت کا مزا چکھنا ہے۔ میں سردار اعظم خان موسیٰ خیل کی وفات پر بہت زیادہ افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔آج کا اجلاس بہت زیادہ غم ناک اجلاس ہے۔ میں ان کے خاندان، ان کے متعلقین سے تعزیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بہت زیادہ صبر دے اور میں ایک واقعہ بھی سنانا چاہتا ہوں۔ حضرت سلیمان جو پیغمبر تھے اور ان کو جنات، جانوروں اور ہر چیز پر قدرت اور بادشاہت تھی۔ایک دن ایک شخص ان کے دربار میں داخل ہوا، جو ان کے وزیر کو بڑا گھور گھور کر دیکھ رہا تھا، وزیر بڑا پریشان ہوا، جب وہ شخص چلا گیا تو وزیر نے پوچھا کہ یہ کون تھا جو مجھے بڑا گھور گھور کر دیکھ رہا تھا؟ تو حضرت سلیمان نے بتایا کہ یہ حضرت عزرائیل، موت کے فرشتے تھے تو وہ ڈر گیا اور اس نے کہا کہ یہ تو مجھے بہت گھور گھور کر دیکھ رہے تھے، آپ مجھے کسی بہت دور دراز جزیرے میں پہنچوا دیں۔ حضرت سلیمان ہواؤں پر قادر تھے، ہر چیز پر قادر تھے، انہوں نے وزیر کو وہاں پہنچوا دیا۔جب وہ وہاں پہنچا تو وہی شخص اس کے سامنے ظاہر ہوئے اور وزیر ان کے سامنے گھبرا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں جب دربار میں داخل ہوا اور تمہیں

دیکھا تو بڑا حیران ہوا کہ تمہاری روح قبض کرنے کے لیے یہ جگہ اور وقت مقرر تھا اور تم یہاں سے ہزاروں کلومیٹر دور تھے اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ تم یہاں پر ہو اور مجھے وہاں تمہاری روح قبض کرنے کا حکم ہے، تم وہاں پر پہنچو گے کیسے لیکن وہ وہاں پر پہنچ گیا اور انہوں نے اس کی روح قبض کی۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وقت، جگہ یہ پہلے سے طے ہے اور موت کا مزہ ہر شخص نے چکھنا ہے۔ سردار موسیٰ خیل صاحب کو میں نے دیکھا کہ انتہائی پابند انسان تھے، بلوچستان کی بات کیا کرتے تھے، میری کمیٹی کے ممبر تھے اور ہمیشہ انہوں نے بلوچستان کے لیے آواز اٹھائی اور وہ بلوچستان کے حقوق کے حوالے سے بات کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے حلقے کی فلاح و بہبود کے لیے کافی کام کیا اور میں کبھی کبھی بڑا حیران بھی ہوتا تھا کہ میری کمیٹی میں وہ جو بات کرتے تھے اس میں سے کچھ چیزیں ہو جاتی تھیں اور ان کا target achieve ہو جاتا تھا۔ وہ اصولی آدمی تھے، میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ آمین۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: آمین۔ سینیٹر کلثوم پروین۔

Senator Kalsoom Perveen

سینیٹر کلثوم پروین: جناب چیئرمین! شکریہ۔ ہر شخص کو اس دنیا سے جانا ہے اور وقت بھی مقرر ہے۔ سردار اعظم خان موسیٰ خیل کی وفات یقیناً ایک بہت بڑا سانحہ ہے اور ان کے اور ان کے گھر والوں کے لیے ہی نہیں بلکہ قوم کے لیے، پارٹی کے لیے، بلوچستان کے لیے ایک مضبوط آواز، ایسی آواز کہ وہ جب کسی چیز پر اڑ جاتے تھے تو انہیں بڑی مشکل سے راضی کرنا پڑتا تھا اور ان کی بیماری میں، ان کی فوتگی میں ان کے جسد خاکی کو ان کے علاقے تک پہنچانے میں جو آپ نے کیا ہے وہ بھی قابل تحسین ہے، یقیناً اس وقت بڑی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین! جیسا کہ سینیٹر جاوید عباسی صاحب نے کہا ہے کہ ان کے خاندان، ان کی پارٹی، ان کی فیملی آئے تو ان کے لیے لازمی ایک ریفرنس دیا جائے۔ تمام زندگی انہوں نے ایک ورکر کی طرح گزاری اور بڑی سچائی، امانت اور دیانت کے ساتھ گزاری۔ میرا ان کے ساتھ خاصا وقت گزرا اور وہ دو کمیٹیوں میں بھی میرے ساتھ تھے۔ ہم Committee on Less Developed Areas میں تھے اور لوگ آہستہ آہستہ جانے لگے تو مجھے انہوں نے اشارہ کیا اور

لکھ کر بھیجا کہ تم نے نہیں جانا تم بلوچستان کے لیے بولو گی ورنہ عثمان خان کاکڑ اکیلا ہو جائے گا، میں بیٹھا ہوں۔

اسی طرح ایک اور چھوٹا سا واقعہ۔ وہ نماز، قرآن کے بڑے پابند تھے، ہم رمضان میں سب اکھٹے جا رہے تھے اور ہم آٹھ، نو لوگ تھے، عثمان صاحب بھی تھے، خود سردار صاحب بھی تھے اور ان کی باقی خواتین بھی ساتھ تھیں۔ افطاری کا وقت ہو گیا اور روزہ ایئر پورٹ پر ہی کھل گیا تو ہم نے پانی پی کر روزہ کھولا تو تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ سردار صاحب نے نہ جانے کس کے ذریعے بہت سارے پکوڑے اور کھجوریں پیش کیں۔ اتنے میں اعلان ہو گیا کہ آپ لوگ بسوں میں بیٹھیں اور جائیں تو میں نے کہا کہ سردار صاحب اب آپ جہاز میں کھایئے گا تو انہوں نے کہا کہ یہ میں کوئی اپنے کھانے کے لیے لایا ہوں؟، یہ سب کے لیے ہے، آپ روزہ کھولیں، تو مجھے دو، تین پکوڑے اٹھانے پڑے کہ اگر نہ کھائے تو یہ ناراض ہوں گے۔ یعنی اس قدر خیال کرنے والے کہ ایک دو منٹ سے کچھ نہیں ہونا تھا لیکن ان کو یہ خیال تھا کہ یہ روزے سے ہیں لہٰذا روزہ کھول لیں۔ وہ یہاں سخت لہجے میں بولتے تھے لیکن باہر نہایت ہی شفیق انسان تھے، بہت محبت کرنے والے انسان تھے۔

ایک دفعہ ایسے ہی کوئی بات چلی جو آپ سے متعلق تھی تو کہنے لگے (پشتو) تو میں نے کہا کہ کیا مطلب؟ کہنے لگے کہ یہ ہمارے لیے بڑا سہارا ہے کیونکہ یہ بلوچستان سے ہے اور ہماری بات، ہماری آواز کو سنتا ہے اور سمجھتا ہے۔ میں آپ کے پاس گئی تھی اور یہ بیٹھے تو میں نے کہا کہ پہلے آپ بات کر لیں میں بعد میں آ جاؤں گی کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ یہ مجھے ابھی بات نہیں کرنے دیں گے اور اپنی بات کریں گے۔

جناب چیئرمین! آج بھی اٹھارویں ترمیم کے حوالے سے ان کا motion یہاں آیا ہوا ہے اور ان کا نام یہاں درج ہے اور انہوں نے آج اس پر بولنا تھا۔ یقیناً انسان چلا جاتا ہے مگر اچھی یادوں کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ زندگی اور موت دونوں عزت کے ساتھ دے۔ وہ رخصت بھی ہوئے ہیں تو عزت کے ساتھ ہوئے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خوش قسمت ہے وہ جو دعاؤں کے جھرمٹ میں، لوگوں کے کندھوں پر ہو اور اسے آخری آرام گاہ بھی صحیح ملے۔ یقیناً وہ بخشے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

جناب چیئرمین: آمین۔ سینیٹر رحمٰن ملک صاحب۔

Senator Abdul Rehman Malik

سینیٹر عبدالرحمٰن ملک: شکریہ، جناب چیئرمین! بھاری دل سے صرف میں نہیں بلکہ میرے سارےcolleaguesنے بات کی ہے۔ ہم نے اسی ایوان میں اکٹھا سفر شروع کیا۔ آج ان کی سیٹ خالی دیکھ کر دل بھر رہا ہے۔ وہ صرف نام کے اعظم نہیں تھے بلکہ عظیم بھی تھے۔ میں نے شروع میں سمجھا کہ بڑے سخت گیر ہیں اور ہر چیز کا جواب بڑے سخت الفاظ میں دیتے ہیں۔ جناب چیئرمین! پھر ان کے ساتھ جوں جوں واسطہ پڑا تو میں نے ان کو بڑا ہی نرم دل کا پایا۔ I must say today Balochistan has the loss of voice which used to speak about the poor.جو ان کے حقوق کی بات کرتے تھے۔ شاید اس انداز سے کوئی یہ نہ اٹھا سکے۔

جناب چیئرمین! اس پارلیمانی نظام میں ان کی اپنیcontributionبہت زیادہ تھی۔ میرا خیال ہے کہ کوئی بھی issueجو بلوچستان سے تعلق رکھتا تھا پروفیسر کی طرح وہ researchکرتے تھے۔ پروفیسر کی طرح اپنے ساتھ کاپی رکھتے تھے۔ آج بھی ان کی چمکتی ہوئی آنکھیں مجھے یاد ہیں کہ وہ کمیٹی میں بھی بیٹھ کر وہی بات کرتے تھے یا ایوان میں کرتے تھے یا ایوان سے باہر کرتے تھے۔ جناب چیئرمین! آپ نے ہمیں جو ایکassignmentدی تھی regarding 2018 electionتو وہ جو ہم نے ایک Coordinating Committeeبنائی تھی ان کوoptکیا اور جس انداز سے انہوں نے وہاں کے حالات اور واقعات کو بیان کیا تو ان کی اسcontributionکو میں آج بھیrecognizeکرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! حقوق بلوچستان کے سلسلے میں جس انداز سے انہوں نے کام کیا وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ میں ان کو صرف بلوچستان کا ایک لیڈر نہیں مانتا بلکہ میں ان کو پاکستان کا لیڈر مانتا ہوں۔ اگر کوئی ایسی چیز جو ملک کے لیےtension createکر رہی ہے۔ اگر ایک لیڈر یہاں بیٹھ کر اس کی بات کرتا ہے، اس کو سامنے لاتا ہے اور اس کو حل کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ملک اور قوم پر بہت بڑا احسان کرتا ہے۔ انہوں نے بہت سی چیزیں یہاں لا کر احسان کیا ہے۔ جناب چیئرمین! میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ میں آخری وعدہ ان کے ساتھ پورا نہ کر سکا۔ وہ تھوڑے دنوں کے لیے میرے پاسInteriorکی کمیٹی میں آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں دوبارہ آنا چاہتا ہوں۔ میں نے سیکرٹری سینیٹ کے ساتھ بات بھی کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمreorganizeکر

ہے ہیں تو ان کو کمیٹی میں شامل کریں گے۔ میرے پاس last week تشریف لائے تھے کہ آپ لکھ کر دیں کہ میں اس کمیٹی میں جانا چاہتا ہوں۔ میں وہ وعدہ اس لیے پورا نہیں کر سکا کہ میرا ارادہ تھا کہ میں اس week لکھ کر دوں گا۔ بہر حال وہ یاد رہے گی اور ان کی یادیں ہمیں ہمیشہ رہیں گی۔ ہم سب نے جانا ہے۔ موت برحق ہے۔ اس کا دن بھی متعین ہے اور ہر ایک نے اس کا مزا چکھنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنے والے وقت میں ہم میں سے بہت سے نہ ہوں۔ یہ تو زندگی کا سفر ہے لیکن جس انداز سے انہوں نے اپنی زندگی کا سفر پارلیمنٹ میں رہ کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ شروع کیا انہوں نے ہر ایک کے دل میں جگہ بنائی۔ میری دعا ہے کہ اللہ میاں ہمارے اس بھائی کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ میں ضرور گلہ کروں گا کہ اعظم صاحب بہت جلدی چھوڑ گئے اور وفا نہیں کی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر جنرل ترمذی صاحب۔

Senator Lt. Gen. (R) Salahuddin Tirmizi

سینیٹر لفٹیننٹ جنرل (ر) صلاح الدین ترمذی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! ہمیں اللہ نے پیدا کیا اور ہم نے اللہ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔ آج سردار اعظم خان موسیٰ خیل کی باری تھی کل دوسروں کی باری آئے گی۔ عام بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو وقت ہمیں اس دنیا میں دیا ہے اس وقت کو ہم کیسے استعمال کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو منصب اللہ تعالیٰ نے ان کو عنایت کیا اس کو انہوں نے اپنی قوم، علاقے اور اپنے غریب لوگوں کے لیے بھرپور طریقے سے استعمال کیا۔ ان کے بڑے دوٹوک اور واضح خیالات تھے اور جن کا وہ بغیر کسی ڈر اور خوف کے اظہار کرتے تھے۔ خواہ یہ civil supremacy کی بات ہے یا اداروں کی مخالفت کی بات ہے انہوں نے کبھی اس میں miss words نہیں کیے اور کھلے طریقے سے بات بتاتے تھے۔ مجھے صرف یہاں پر کام کرنے کا شرف حاصل نہیں ہوا بلکہ ایک دو کمیٹیوں میں بھی ہم اکٹھے تھے۔ وہاں پر بھی ان کا بالکل بے باک اور بڑا دو ٹوک اور واضح موقف ہوتا تھا۔ میں اپنی بات ایک ذاتی experience پر ختم کروں گا۔ میرا ان کے ساتھ تعلق صرف اس ایوان کا ممبر ہونے کی وجہ سے تھا۔ وہ ادھر موسیٰ خیل کا رہنے والا اور میں کاغان کا رہنے والا۔ نہ ہم نوالہ اور نہ ہم پیالہ اور نہ ان کے ساتھ کوئی اور چیز ملتی تھی۔ چند ماہ قبل جب میری اہلیہ کی وفات ہوئی وہ کاغان دعا کے لیے پہنچے۔ یہ ان کی تعلق داری کا ایک ثبوت تھا کہ وہ تعلق رکھتے تھے۔ وہ وضع دار آدمی تھے۔ عزت والے آدمی

تھے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی فیملی میں سے کسی کو ان کی اہلیت اور قابلیت کی بنا پر ان کا جان نشین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب چیئرمین: آمین۔ سینیٹر ثمینہ سعید۔

Senator Samina Saeed

سینیٹر ثمینہ سعید: شکریہ، جناب چیئرمین! آج یقین نہیں آ رہا ہے کہ ہم سردار اعظم خان موسیٰ خیل کے لیے reference کر رہے ہیں۔ یقیناً وہ ہم سب کو اداس کر کے چلے گئے۔ چاہے وہ اس طرف کے ساتھی ہوں یا اس طرف کے ساتھی ہوں۔ ہر ایک کا اس کے ساتھ ایک بہت ہی اچھا اور پیار کا رشتہ تھا۔ یہاں پر میرے ہمسایہ بھی تھے۔ میرے ساتھ ان کا تعلق بالکل بڑے بھائیوں والا تھا۔ جب بھی وہ اپنے علاقے میں جاتے اور واپس آتے تو اپنے لیے فروٹ وغیرہ لاتے تو میرے لیے ضرور بھجواتے تھے۔ میں ان کو کہتی کہ سردار صاحب آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں۔ تو کہنے لگے کہ ایسا ہو سکتا ہے اور ہماری یہ روایت نہیں ہے۔ آپ چھوٹی بہن ہیں۔ چھوٹی بہن پڑوس میں ہو اور میں چیزیں خود لا کر کھاؤں۔ تو وہ ہمیشہ میرے لیے چیزیں بھیجتے تھے۔ ایک بار تو ان کے بیٹے نے میرے دروازے پر knock کیا تو میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ اس کے پاس کوئی frozen چیز تھی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو کہنے لگے کہ ہم اپنے لیے بلوچستان سے گوشت لاتے ہیں۔ ہمارے اپنے دنبوں کا گوشت ہے۔ ابو نے آپ کے لیے بھیجا ہے اور کہا ہے کہ یہ اپنی بہن کو دے کر آؤ۔ ان کا ہمارے ساتھ ایک ایسا رشتہ تھا۔ اسی لیے آج ہر کوئی ان کے لیے اداس ہے۔ وہ واقعی صرف بلوچستان کا ہی نہیں، اپنی پارٹی کا بھی نہیں بلکہ ہم سب کے لیے بہت بڑا نقصان ہے۔ ان کی موت ہم سب کے لئے بہت نقصان دہ ہے۔ ہم سب کو وہ اداس کر گیا ہے۔ ابھی تک ہم شہباز درانی کا دکھ نہیں بھولے تھے اب ہمیں یہ نیا دکھ دے گئے۔ جناب چیئرمین! ایسا تعلق بن جاتا ہے کہ ہم میں سے کوئی چلا جاتا ہے تو لگتا ہے کہ ہماری فیملی کا کوئی بندہ چلا گیا ہے۔ اسی طرح اعظم موسیٰ خیل صاحب 2015 میں ہمارے ساتھ آئے تھے۔ ایک بار ہم کمیٹی میٹنگ کے لیے لاہور جا رہے تھے۔ میں اور اعظم موسیٰ خیل صاحب جہاز میں ساتھ ساتھ بیٹھے تھے۔ کسی بات پر خفا ہو گئے اور ائر ہوسٹس سے غصہ کرنے لگے۔ بڑا غصہ کیا تو میں نے کہا سردار صاحب! اب مزہ آئے کہ ادھر آپ واک آؤٹ کریں۔ سینیٹ

میں تو آپ روزانہ واک آؤٹ کرتے ہیں۔ کہنے لگے کہ میں ادھر کیسے واک آؤٹ کروں۔ میں نے کہا کہ ,mid air walk outکا دنیا میں آپ کا ریکارڈ بن جائے گا تو بڑا ہنسے۔ کہنے لگے کہ آپ کی اس بات پر میرا غصہ سارا ٹھنڈا ہو گیا۔ ادھر بھی جب واک آؤٹ کرتے تھے تو مجھے کہتے تھے mid air نہیں ہے۔ تو ان کی یہ باتیں مجھے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یاد رہیں گی۔ میں ان کی پارٹی اور ان کی فیملی کے ساتھ تعزیت کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی وہ منزلیں بہت آسان کریں۔ ان کے درجات کو بلند کریں اور ان کو اعلیٰ مقام دے۔ وہ اتنے میٹھے اور اچھے انسان تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ درجات دے گا۔ یہ کہہ کر میں اپنے تعزیتی الفاظ کہ ہم ہمیشہ ان کو یاد رکھیں گے۔ ہم ان کو کبھی بھی نہیں بھولیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ثنا جمالی۔

Senator Sana Jamali

سینیٹر ثنا جمالی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے تو بلوچستان کی روایت کے مطابق ایک بہن اور ایک بیٹی کے جس بندے کے ساتھ تعلقات ہوں اس کے بارے میں بولتی نہیں ہے۔ ہمارا تعلق اعظم خان موسیٰ خیل سے 1990 سے تھا جب میں ایک چھوٹی بیٹی تھی۔ پچھلے چھ مہینے سے جب وہ میرا next door neighbourبنا ہے تو 1990 میں بھی وہ میرے لیے Dairy Milkلاتے تھے آج بھی وہ میرے پرس میں پڑی ہوئی ہے۔ پورا صوبہ بلوچستان غم میں ڈوبا ہوا ہے۔ سینیٹ میں افسردگی کی حالت بنی ہوئی ہے کیونکہ جب بھی وہ آتے تھے تو میں آنٹی ثمینہ کو کہتی تھی کہ ہیرو آف بلوچستان آ گئے۔ چلو ایک رونق بن جاتی تھی۔ وہ ہمارے لیے صوبے کی آواز تھے۔ وہ ایک نڈر قبائلی شخصیت تھے۔ انہوں نے ہمیشہ بلوچستان میں بلوچ اور پٹھان قوم کو اکٹھے رکھا۔ انہوں نے کبھی نہیں سوچا کہ میں ایک پٹھان areaسے تعلق رکھتا ہوں۔ وہ ہمیشہ یہی چاہتے تھے کہ ہم بلوچ اور پٹھان ایک خاندان ہیں اور ہم نے صوبے کے حق کے لیے لڑنا ہے۔ وہ بلوچستان کی آواز تھے۔ وہ ایک عظیم انسان تھے.and loyal to his professionآج سینیٹ ایک آواز سے محروم ہو گیا ہے۔ ہمارے پاس الفاظ کم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان کو ہمت اور حوصلہ دے۔

بلوچستان سے تعلق رکھنے والے سینیٹروں میں اتنی capabilityہونی چاہیے کہ ان کی کمی کو پورا کر سکیں۔ نہ میں وہ projectکر سکوں گی، نہ سینیٹر طاہر بزنجو اور نہ نصیب اللہ بازئی کر سکیں

he was a man of his qualities. He was an asset of گے کیونکہ Balochistan.اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر کینیتھ ولیم۔

Senator Brig. (R) John Kenneth Williams

سینیٹر بریگیڈئر (ر) جان کینیتھ ولیمز: جناب! شکریہ۔ سردار اعظم خان ہماری سینیٹ کے ایک بڑے specialرکن تھے۔ ان کی وفات ہمارے لئے المیہ ہے۔

He was honest, frank, bold and truthful representative of Balochistan. He never missed a chance for speaking for his province and his people. He was very bold and he would make his point without mincing his words. I offer my condolence to him, to his family and on the behalf of the party also, PTI. We all share grief and pray for his soul, his family and their happiness. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you, Senator Naseebullah Bazai Sahib.

Senator Naseebullah Bazai

سینیٹر نصیب اللہ بازئی: اناللہ وانا الیہ راجعون۔ سردار اعظم موسیٰ خیل کو دل کی گہرائیوں سے خراج عقیدت پیش کرتے ہیں مگر اس وقت بھی ہم یہ محسوس کر رہے ہیں کہ وہ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں خود اس چیز کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل صاحب ابھی ہم میں نہیں رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جناب چیئرمین! ابھی ہم جب اے پی اے کے اجلاس میں گوادر گئے تھے تو میں ان کے بہت قریب رہا۔ پہلے بھی میں ان کے بہت قریب رہا ہوں کیونکہ وہ ایک سوچ، فکر اور نظریے کا نام تھا۔ پچھلے تیس پینتیس سال سے ہم ان کا نام سن رہے تھے، جب ہم یونیورسٹیوں اور کالجوں میں پڑھتے تھے تو ان کی سیاست کے لئے اپنی خدمات تھیں مگر اندر سے یہ آدمی بڑے ملنسار، شفیق اور صاف گو انسان تھے۔

ابھی پچھلے دنوں گوادر میں اس چیز پر ہماری تھوڑی بحث ہو گئی ۔ وہ بے شک قوم پرست رہنما تھے مگران کے دل میں ملک کے لئے، وہ بلوچستان کے لئے بڑی محبت تھی۔ وہ بلوچستان کے عوام کے، پاکستان کے اور فیڈریشن اور جمہوریت کے بڑے حامی تھے مگرانہوں نے مجھ سے ایک بات کی کہ بڑے عرصے کے بعد ہمیں بھی موقع ملا ہے کہ سینیٹ کا چیئرمین ہمارے صوبہ بلوچستان سے ہے اور آج جو یہ اے پی اے کا اجلاس ہورہا ہے یہ ان کی انتھک محنت اور کوشش کے بعد ہورہا ہے۔ میں نے ان سے کچھ باتیں بھی کیں جو میں یہاں نہیں کہنا چاہوں گا کیونکہ انہوں نے دوست کی طرح مجھ سے وعدہ لیا۔ جب بھی وہ بات کرتے تھے تو بلوچ پشتون صوبہ کا نام لیتے تھے، یا کبھی کوئٹہ یونیورسٹی بول لیتے تھے۔ اس نے کہا کہ جب میں نے دیکھا کہ سینیٹ چیئرمین اتنے ملنسار اور اتنے اچھے آدمی ہیں، تو آج کے بعد میں صرف بلوچستان کا نام لوں گا۔

چیئرمین صاحب! مجھے وہ دن بھی یاد ہے کہ کہ آپ کے دفتر میں آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے، میرے خیال میں انہوں نے یہ وعدہ آپ سے بھی کیا۔ جناب چیئرمین! ہم آپ کو، آپ کی اس کوشش کو، آپ کی محبت کی ہم تعریف نہیں کر سکتے کہ آپ نے ان حالات میں جوان کی مدد کی کراچی سے کوئٹہ اور کوئٹہ سے موسیٰ خیل تک، آپ کی سینیٹ کی انتظامیہ کو ہم خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ، سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطافرمائے۔ وہ ایک نہایت ہی اچھے اور ملنسار آدمی تھے۔ آج وہ ہم میں نہیں ہیں مگر ہم ان کی بات کررہے ہیں۔ ہم بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم سب اپنے اپنے ذہن، اپنے اپنے دل سے بات کررہے ہیں کہ ان کی سوچ موجود ہے اور موجود رہے گی۔ ان شاءاللہ تعالیٰ یہ سینیٹ ان کو یاد کرتا رہے گا۔ آخر میں ایک بار پھر میں ان کے لواحقین سے ہمدردی کااظہار کرتا ہوں۔ مہربانی جناب۔

Mr. Chairman: Thank you, Senator Rubina Khalid.

Senator Rubina Khalid

سینیٹر روبینہ خالد: چیئرمین صاحب! شکریہ۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ کل جب یہ خبر ملی تو بہت دکھ اور افسوس ہوا۔ موت برحق ہے اور ہم سب نے آگے پیچھے اس دنیا سے جانا ہے لیکن جس طرح سے ان کی وفات ہوئی ہے، ایسے لوگ بہت خوش نصیب ہوتے ہیں جو چلتے پھرتے اس دنیا سے چلے جاتے ہیں، کسی کو تکلیف نہیں دیتے، کسی کے محتاج نہیں ہوتے۔ میں تو دعا کروں گی کہ اللہ تعالیٰ

ہم سب کے نصیب میں اسی قسم کی موت لکھے۔ باقی وہ بہت اچھے اور نفیس انسان تھے۔ کافی عرصہ ہمارا ساتھ رہا، بات چیت بھی رہی۔ میں نے ان کو ہمیشہ thorough gentleman پایا۔ وہ بہت نفاست سے، عزت سے، طریقے سے گفتگو کرتے تھے اور اچھے طریقے سے سب سے پیش آتے تھے۔ کافی مرتبہ آپ کے ہی چیمبر میں ان سے ملاقات رہی اور ان کی بات کرنے کی جو عادت تھی، جس طریقے سے وہ بات کرتے تھے تو اس سے ہم نے کافی سیکھا بھی اور سمجھا بھی کیونکہ وہ اس ایوان کی ایک دلیر آواز تھی۔ ان کو جتنا بھی خراج عقیدت پیش کیا جائے کم ہے۔ ہم یہ دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کو جنت الفردوس میں بہترین مقام ملے۔ ایسی ناگہانی اور اچانک موت سے جانے والے کے لئے تو آسانی ہو جاتی ہے لیکن جو پیچھے رہ جاتے ہیں، جو لواحقین ہوتے ہیں ان کے لئے بہت مسئلہ ہوتا ہے۔ ان کو اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں بڑا وقت لگتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ ان کے گھر والوں کو بھی اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you, Senator Nuzhat Sadiq.

Senator Nuzhat Sadiq

سینیٹر نزہت صادق: جناب چیئرمین! شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا، and I will join my colleagues in saying that we have lost a good soul. He was a kind man. ہمارے سینیٹر صاحب ہمیشہ بلوچستان کی ایک strong voice تھی۔ بلوچستان کے حقوق کے حوالے سے بات ہو، jobs quota کے حوالے سے بات ہو، حال ہی میں وہ ہماری Committee meeting of Maritime Affairs میں آئے تھے اور وہ jobs کے لئے بڑے concerned تھے کہ quota follow نہیں کیا جاتا۔ ہم نے ان کو یہی کہا کہ ان شاء اللہ ہم پوری کوشش کریں گے اور اس میں ان کا ساتھ دیں گے۔

جب ہم APA meeting کے بعد گوادر سے واپس آ رہے تھے، جب APA ہوئی تھی تو ہم نے جہاز میں اکٹھے سفر کیا تھا۔ میں نے ان کو دیکھا کہ وہ یہاں پر بلوچستان کی بہت زیادہ بات کرتے تھے and he was so much there ہر ایک کے حوالے سے ان کو پتا تھا کہ اس سے کیا بات کرنی ہے، کیسے بات کرنی ہے اور اتنے اچھے طریقے کے ساتھ بات کرتے تھے۔ Surely

.he will be missed اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو اپنے جوار رحمت میں بہترین مقام دے اور ان کے لواحقین کو صبر دے۔

میں یہ سمجھتی ہوں، ہم جتنے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، وہ تو چلے گئے اور انہوں نے بلوچستان کے لئے جتنی آواز اٹھائی اب ہمارا فرض ہے کہ اب ہم ان کی آواز کو carry forward کریں۔ ان کی جو fight تھی اور جو وہ بلوچستان کے لئے کہتے تھے، ہم کوشش کریں کہ ہم بلوچستان کے لوگوں کے لئے کچھ کر سکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی، سینیٹر ولید اقبال۔

Senator Waleed Iqbal

سینیٹر ولید اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب چیئرمین صاحب! شکریہ، مجھے اظہار خیال کا آپ موقع دے رہے ہیں۔ میں سچی بات عرض کرتا ہوں، میری ساتھی سیمی ایزدی صاحبہ اور میرا تو دوسرا دن ہے یہاں پر تو میری سردار اعظم خان موسیٰ خیل صاحب سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ میں ان سے ناواقف اور ناآشنا تھا لیکن میں نے کل کے اخبار میں ان کی رحلت کی خبر پڑھی اور اتفاق کی بات یہ ہے کہ میں لاہور سے سیدھا جب یہاں پہنچا، گاڑی سے اترا تو وہاں کیمرے اور مائیک لے کر ٹیلی وژن چینلوں کے نامہ نگار کھڑے ہوتے ہیں تو پہلے والوں نے کشمیر کے بارے میں بات کی اور کچھ سوال پوچھے۔ دوسرے والوں نے سابق صدر صاحب کے بیانات کے بارے میں اور تیسرے والے نے سردار صاحب کے بارے میں پوچھا تو مجھے کھڑے کھڑے جو جواب دینا پڑا، جیسے میں عرض کیا کہ میں ان سے بالکل ناآشنا تھا۔ سب کی باتیں سن کر مجھے محسوس یہی ہو رہا ہے کہ جو میں نے ان کے بارے میں کہا کہ وہ بڑے منجھے ہوئے سیاست دان اور بڑی اچھی شخصیت کے مالک تھے۔ ہم بڑی خوشگوار شخصیت سے محروم ہو گئے ہیں۔ وہ ساری باتیں مبنی بر حقیقت ثابت ہوئیں۔

میرا اظہار خیال کی گزارش کرنے کی ایک ہی وجہ تھی، اس کے علاوہ کہ دعا کروں کہ اللہ ان کو غریق رحمت کرے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ سینیٹر طلحہ محمود صاحب نے موت کے فرشتے کا ذکر کیا، اس کے حوالے سے مجھے یاد دہانی ہوئی کہ پچھلے سال ہماری پارٹی کے ایک نوجوان سابق ایم پی اے کی نوجوان بیگم کا انتقال جب ہوا تو اس کی آخری منٹ کی وہ داستان بتا رہے تھے جب ہم

تعزیت کرنے گئے تو ہماری ایک اور ایم پی اے صاحبہ وہاں پر موجود تھیں، انہوں نے کہا کہ جس طرح تم بتا رہے ہو، اس کی وفات اور روانگی کے وقت کے بارے میں لگتا ہے کہ اس کو جیسے پتا تھا تو کیا پتا لگ جاتا ہے ؟ اس نے سب سے پوچھا تو اس کے جواب میں مجھے خیال آیا جب میرے والد محترم ڈاکٹر جاوید اقبال جن کو اس ایوان کا ممبر ہونے کا اعزاز حاصل رہا ہے 1994 سے 1999 تک، جب ان کی وفات ہوئی تھی تو اس موقع پر علامہ اقبال کی ایک رباعی سے میں واقف ہوا تھا۔ اس موقع پر جب مجھ سے سوال کیا گیا کہ کیا پتا لگ جاتا ہے کہ وقت آگیا ہے تو میں وہ صرف پیش کرنا چاہ رہا تھا اس ایوان میں۔ وہ خلیفہ ہارون الرشید صاحب سے منسوب ہے کہ علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ

ہارون نے کہا وقت راحِل اپنے پسر سے
جائے گا کبھی تو بھی اسی راہ گزر سے
پوشیدہ ہے کافر کی نظر سے ملک الموت
لیکن نہیں پوشیدہ مسلماں کی نظر سے

بہت شکریہ جناب۔

Mr. Chairman: Thank you, Senator Maulana Faiz Muhammad Sahib.

Senator Molvi Faiz Muhammad

سینیٹر مولوی فیض محمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی) جناب چیئرمین! تعزیتی الفاظ ہر ساتھی محمد اعظم صاحب کے لیے پیش کر رہا ہے۔ میرا بھی تعلق بلوچستان سے ہے، ہم اکٹھے رہے ہیں۔ اللہ ان کی مدد کرے، ان میں اپنے لوگوں کے لیے خدمت کا مادہ تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر الناس من ینفع الناس۔ تم میں بہتر وہ آدمی ہے جو لوگوں کو نفع دے، کسی آدمی کے کام آئے، یہ وصف میں نے ان کے اندر دیکھا تھا۔ موت ایسی چیز ہے کہ سب کو آنی ہے۔ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر کو کہا کہ وہ کیا جھوٹ ہے جو سب بولتے ہیں، وہ کیا سچ ہے جو سب مانتے ہیں، وہ کیا چیز ہے جو آدمی کو کتے کے ساتھ کھلاتا ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ تین دن کی مہلت ہے ورنہ میں بعد میں آپ کو قتل کروں گا اگر جواب نہ دیا۔ یہ دیہات میں گیا، ایک آدمی ہل چلا رہا تھا وہ سوچ رہا تھا کہ یہ کیا چیزیں ہیں کہ سب جھوٹ بول رہے ہیں، کیا سچ ہے کہ سب مان رہے ہیں، کیا چیز آدمی کو کتے کے ساتھ کھلاتی ہے۔ اس دیہاتی کا کھانا آیا، اس نے کہا کہ میرے ساتھ آؤ، کون ہو، کھانا کھاؤ۔ اس نے

کہا چھوڑو مجھے کام ہے، نہیں کہا تم بتاؤ کیا ہے۔ کہتا ہوں کھانا نہیں کھاتا مجھے بڑی فکر ہے۔ پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے پوچھا وہ کون سا جھوٹ ہے جو سب بولتے ہیں؟ اس نے کہا یہ آسان بات ہے کہ ہر کوئی کہتا ہے میرا بنگلہ ہے، میری زمین ہے، میری جائیداد ہے، جھوٹ ہے، پہلے اوروں کا تھا اب اس کا ہوا، آئندہ چلا جائے گا، یہ چیز میری ہے کوئی کسی کی چیز نہیں ہے۔

جس کو سب مانتے ہیں وہ موت ہے، جو اللہ کی ذات کو نہیں مانتے وہ بھی مانتے ہیں موت ہے۔ تیسری چیز لالچ ہے، اس نے کہا کہ تیسری بات بتاؤ، اس نے کہا نہیں میں جانتا۔ اس نے بچا ہوا کھانا اپنے کتے کے لیے برتن میں ڈالا، اس کو کہا کہ تم اس کو اپنی زبان سے چاٹو، اس نے کہا کہ یہ ٹھیک نہیں ہے، پھر اس نے کہا چاٹو، اس نے کہا کوئی نہیں ہے منہ ڈالو اور کتے کے ساتھ شروع ہونے لگا، اس نے ہاتھ سے پکڑا، کہا تیسری چیز طمع ہے اور لالچ ہے۔ اس آدمی کے اندر ہم نے دیکھا کہ طمع و لالچ نہیں تھی، جو بات ہوتی وہ صحیح کرتے تھے۔ باقی موت سب پر ہے۔ ہاں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے جانے سے کافی خلا پیدا ہوتا ہے۔ (عربی) قیس، قبیلے کے سردار، قیس کا جانا اس ایک آدمی نہیں ہے، ایک قوم کا گرنا ہے، قوم کی تباہی ہے۔ جیسے وہ بولتے تھے، یہاں پر بیٹھتے تھے، عثمان کاکڑ صاحب اور وہ مل کر اپنے حقوق کے متعلق بات کرتے تھے، ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور ہمیں عبرت کی توفیق دے۔ یا اللہ اس کے جو رشتہ دار ہیں، ان کے جو وارث ہیں، ان کو صبر کی توفیق دے۔ آمین۔

جناب چیئرمین: سینیٹر اورنگزیب خان۔

Senator Aurangzeb Khan

سینیٹر اورنگزیب خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! یقیناً سردار اعظم خان موسیٰ خیل کی موت افسوسناک واقعہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ موسیٰ خیل صاحب ایک ایسی شخصیت تھی۔ وہ بلوچستان اور پورے پاکستان کے لیے باعث فخر تھے لیکن افسوس آج اس دنیا میں نہیں ہیں۔ میں اس کے جنازے کے لیے موسیٰ خیل گیا، کل رات کو میں اور سینیٹر مومن خان آفریدی واپس آئے۔ لیکن میں اتنا بتا دوں کہ سردار موسیٰ خیل صاحب بلوچستان کی ایک معتبر آواز تھی۔ سردار موسیٰ خیل صاحب نے بلوچستان کو چھوڑیں، فاٹا بلکہ پورے پاکستان کے لیے اس ایوان میں آواز اٹھائی اور کافی جدوجہد کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج اس دنیا میں سردار موسیٰ خیل صاحب تو نہیں ہیں لیکن

اس کا کردار آج بھی زندہ ہے۔ میری اللہ پاک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اس فیملی اور اہل و عیال کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل دے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر سید صابر شاہ۔

Senator Syed Muhammad Sabir Shah

سینیٹر سید محمد صابر شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، آج ہمارے ایوان کے لیے آج کا دن انتہائی سوگوار ہے کہ آج ایک انتہائی معزز اس ایوان کے رکن اور عمر کے حوالے سے بھی، بزرگ شخصیات میں ان کا شمار ہوتا تھا، گزشتہ اجلاس میں وہ ہمارے ساتھ تھے لیکن آج وہ ہم میں نہیں ہیں اور آج ہاؤس ان کی رحلت پر reference پیش کر رہا ہے۔ سردار صاحب کی جو شخصیت تھی، وہ شخصیت ہم سب کے لیے قابل تقلید تھی۔ ایک ایسے وقت میں جب ہمارے سیاسی ادارے کو ہر طرف سے بدنام کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ اس پورے نظام کو تلپٹ کرنے کے لیے مختلف قوتیں برسرپیکار ہیں ایسے وقت میں، جب افراد کے اوپر انگلیاں اٹھائی جا رہی ہیں، کردار کشیاں ہو رہی ہیں لیکن میں خراج تحسین سردار موسیٰ خیل صاحب کو پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس ایوان کے اندر ایک درویش کی حیثیت سے اپنی ذات کو اور اپنی شخصیت کو منوایا۔ آج یہ ایوان سوگوار ہے، جہاں ہم موسیٰ خیل صاحب اور ان کے خاندان کے ساتھ تعزیت کا اظہار کر رہے ہیں وہاں ہم خصوصاً بلوچستان کی عوام کے ساتھ تعزیت کر رہے ہیں اور جتنا انہوں نے ایوان کے اندر وقت گزارا، ان کی یادیں ہمارے دلوں پر نقش ہیں۔ ان کی شخصیت میں ایک کشش تھی، ان کے کردار کے اندر ایک معصومیت تھی، ان کی ایک commitment تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم بھی سوگوار ہیں، ان کے خاندان کے لوگ بھی سوگوار ہوں گے، ان کے دوست بھی سوگوار ہوں گے لیکن آج جتنا نقصان بلوچستان کا ہوا ہے کیونکہ انہوں نے جس پامردی کے ساتھ بلوچستان کی عوام اور اس کے سلسلے میں اس ایوان کے اندر ، ان کے جو فرائض منصبی تھے اس کو جس احسن طریقے سے نبھایا، میں سمجھتا ہوں اس دور کے اندر جو قحط الرجال کا دور ہے۔ جناب سردار موسیٰ خیل صاحب کی رحلت، ان کی جدائی ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔ میں ان کی مغفرت کے لیے دعا گو ہوں اور میری دعا ہے کہ ان کے بعد آنے والے اور ان کی جو replacement ہو ان کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے والے کی دوسرے ساتھیوں کے ساتھ توفیق دے۔

جناب چیئرمین! میں اس حقیقت سے واقف ہوں کہ آج ریفرنس سردار صاحب کے حوالے سے ہے۔اس میں دیگر کوئی کارروائی نہیں ہوتی لیکن میں مختصراً۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں آج نہیں ہو سکتا۔ کل ہوگا۔

The House stands adjourned to meet again on Tuesday, the 18th December, 2018 at 02.00 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Tuesday, the 18th December, 2018 at 02.00 p.m.]

Index

Senator Syed Shibli Faraz 11
سینیٹر انوارالحق کاکڑ 6
سینیٹر اورنگزیب خان 30
سینیٹر بریگیڈئر (ر) جان کینیتھ ولیمز 25
سینیٹر ثمینہ سعید 23
سینیٹر ثنا جمالی 24
سینیٹر چوہدری تنویر خان 8
سینیٹر حاصل خان بزنجو 4
سینیٹر راجہ محمد ظفرالحق 3
سینیٹر روبینہ خالد 26
سینیٹر ستارہ ایاز 7
سینیٹر سید شبلی فراز 2
سینیٹر عبدالرحمٰن ملک 21
سینیٹر کیشو بائی 17
سینیٹر لفٹیننٹ جنرل (ر) صلاح الدین ترمذی 22
سینیٹر محمد اعظم خان سواتی 6
سینیٹر محمد جاوید عباسی 12
سینیٹر محمد طاہر بزنجو 8
سینیٹر محمد طلحہ محمود 18
سینیٹر مشاہد اللہ خان 5
سینیٹر مشتاق احمد 15
سینیٹر مولوی فیض محمد 29
سینیٹر میاں رضا ربانی 5
سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ 17
سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی 9
سینیٹر نزہت صادق 27
سینیٹر نصیب اللہ بازئی 25
سینیٹر نگہت مرزا 14
سینیٹر سید محمد صابر شاہ 31
سینیٹر کلثوم پروین 19
سینیٹر ولید اقبال 28